سوال

(06) ہندہ کے والدین زید سے کیا کہ ہم اپنی لڑکی ہندہ کا نکاح تیرے ساتھ کردیں گے الخ

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ہندہ کے والدین زید سے کیا کہ ہم اپنی لڑکی ہندہ کا نکاح تیرے ساتھ کردیں گے۔ لیکن زید کو قرآئن سے معلوم ہوگیا کہ میرے ساتھ وعدہ صرف کھانے کے لئے کیا ہے نکاح نہیں کرنے دیں گے۔ اس وجہ سے زید نے ہندہ سے زنا کیا۔ ہندہ حاملہ ہوگئی۔ پھر والدین نے حمل میں قبل وضع حمل پانچ ماہ زید سے ہندہ کا نکاح کردیا۔ کیا یہ شرعاً نکاح صحیح ہے؟ قرآن وحدیث سے جواب ہو۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

امام احمد کے نزدیک یہ نکاح حرام ہے اور یہی صحیح ہے۔ اس لئے کہ زانی کو حد لگانی واجب ہے۔ جب تک حد نہ لگائی جائے۔ اور توبہ نہ ہو تب تک نکاح صحیح نہیں۔ اور یہ حمل زنا کا ہے۔ اور ولد ولد زنا ہوگا۔ حاملہ من الزنا کا نکاح حالت حمل میں صحیح اس وجہ سے بھی نہیں کہ یہ عموم واولات الاحمال میں داخل ہے اخراج اس کا محض قیاس ہے اور نیز زانیہ سے نکاح کرنے والا زانی ہوتا ہے۔ اور جب تک حمل موجود ہے حکم زنا بھی موجود ہے۔ بناء علیہ یہ نکاح حرام ہے۔ فقط واللہ اعلم۔

ابو اسحاق نیک محمد امرتسر ھوالموفق نکاح زانیہ بزانی میں سلف کا اختلاف ہے فمن قال مجوز ومانع مگر بعد توبہ نکاح صحیح ہے۔ امام احمد بعد توبہ صحت کے قائل ہیں۔ یعنی حمل والیوں کی عدت وضع حمل ہے عدت میں نکاح درست نہیں۔ (نیل الاوطار) اور توبہ صحیحہ شرعی حد پر منحصر نہیں۔ قصہ افک صحیح بخاری میں ہے۔ کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو فرمایا تھا۔

فان کنت الممت بذنب فاستغفري اللہ وتوبي الیہ فان العبد اذا اعترف ثم تاب تاب اللہ علیہ

(الحدیث) صحت نکاح کی دلیل یہ ہے کہ سورہ نور کی آیت کی منع کی دلیل میں علت منع وصف زنا ہے۔ قضیہ مشروط ہے۔ اور بعد توبہ وصف زنا ذائل ہے بحکم حدیث نبوی ﷺ

<u>التائب</u> 1 من الذنب کمن لاذنب له (سنن ابن ماجہ وغیرہ)

اس عورت کی عدت شرح میں اس مدت کا نام ہے جس میں عورت فراق زوج یا وفات

1. گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہی ہوتا ہے جیسے اس کا گناہ تھا ہی نہیں۔

زوج یا سید کے بعد نکاح یا وطار سے رہی رہتی ہے۔فتح الباری نیل االاوطار سبلالسلام) قرآن وحدیث میں انھیں مواضع میں عدت عورت کا ذکر آیا ہے۔استبراء اس میں داخل ہے عدت کا تعلق اصل میں زوج یا سید سابق سے ہے۔سورہ احزاب کی آیت ۔

بھی امر مذکور کی دلیل ہے۔نظر برآں اولات الاحمال کے عموم میں عامل من الزنا کا دخول محل نظر ہے۔قطعی نہیں صرف احتمال ہے۔جیسا کہ خروج قیاسی کہا گیا دخول بھی قیاسی ہے۔اور العبرۃ لعموم اللفظ لا لخصوص السبب بھی قیاس ہے۔نص یہ بھی نہیں نیز عموم ہر چیز کا اپنے نوع میں ہوتا ہے۔نہ غیر میں اور اس عموم کی تصریح صرف مطلقہ اور متوفی عنہا (جس کا خاوند مرگیا) میں خود حضورﷺ نے فرمائی ہے۔

عن ابی بن کعب قال قلت یا رسول للہ واولات الاحمال اجلہن للمطلقۃ ثلاثا وللمتوفی عنہا فقال ہی للمطلقۃ ثلاثا وللمتوفی عنہا

(رواہ احمد ودار قطنی) اور نکاح زانیہ بعد توبہ زنا نہیں کما تقدمخلاصہ یہ ہے کہ صورت مسئولہ منصوصہ نہیں کتاب وسنت سے استنباط ہے۔ایسے مسائل میں ترک احوط (بہتر) ہے۔مخلص تجدید نکاح ہوسکتا ہے۔مگر حمل مذکور صحیح النسب نہ ہوگا۔(راقم ابو سعید محمد شرف الدین ناظم مدرسہ سعیدیہ دہلی) (اخبار محمدی دہلی جلد نمبر 19 ش 14)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 11 ص 87-89

محدث فتویٰ